اقبال کے خطوط
جناح کے نام
عبدالرحمن سعید
سید عبدالرزاق تاجر کتب
مالک ادارہ اشاعت اردو۔ عابد روڈ حیدرآباد دکن

اقبال کے خطوط جناح کے نام

مترجمہ

عبدالرحمٰن سعید

سید عبدالرزاق تاجر کتب

مالک ادارۂ اشاعت اردو عابد روڈ

حیدرآباد دکن

قیمت ۱۲ سکہ

قیمت ۱۰ کلدار

طبع اوّل .... ایک ہزار

طبع دوّم .... ایک ہزار

طبع سوم .... دو ہزار

مطبوعہ

زراعتی مشین پریس حیدرآباد دکن

پیش لفظ

از قائداعظم مسٹر محمد علی جناح

یہ مختصر سی کتاب اُن خطوط پر مشتمل ہے جو حکیم مشرق شاعرِ اسلام علامہ سر محمد اقبال نے مئی سنہ ۱۹۳۶ء اور نومبر سنہ ۱۹۳۷ء کے درمیان یعنی ان کی وفات سے چند ماہ قبل میرے نام تحریر فرمائے تھے۔

یہ زمانہ مسلم ہندوستان کی تاریخ کا نہایت اہم اور پُرازواقعات دور تھا، جبکہ جون سنہ ۱۹۳۶ء میں کل ہند مسلم لیگ کے مرکزی پارلیمانی بورڈ کی تشکیل عمل میں آئی اور اکتوبر سنہ ۱۹۳۷ء میں لیگ کا تاریخی اجلاس لکھنؤ میں منعقد ہوا۔

اگر ایک طرف مرکزی پارلیمانی بورڈ نے اپنی صوبہ واری شاخوں کے ساتھ مسلم لیگ کی جانب سے دستورِ حکومتِ ہند بابتہ سنہ ۱۹۳۵ء کے تحت صوبہ واری مجالس قانون ساز کے انتخابات کے لئے مسلم رائے عامہ کو مجتمع کیا تو دوسری طرف

لکھنؤ کا اجلاس جمہوری اساس پر مسلم ہندوستان کی واحد با اقتدار اور نمائندہ
ادارہ کی حیثیت سے مسلم لیگ کی تنظیم جدید کی پہلی منزل کو نشان زد کرتا
ہے۔ سر محمد اقبال اور اُن جیسے دیگر احباب کی مخلصانہ مساعی اور وطن
دوستانہ جدوجہد کے باعث ان دو اعلیٰ مقاصد کی تکمیل میں مجھے بڑی کامیابی
حاصل ہوئی۔ اس مختصر سی مدت میں لیگ کا اقتدار روز افزوں رہا۔ اُن تمام
صوبہ جات میں جہاں لیگ کا پارلیمانی بورڈ اور لیگ پارٹیاں قائم ہوئیں
لیگ کے امیدواروں نے صوبہ واری انتخابات میں ۶۰ تا ۷۰ فی صد نشستیں
حاصل کیں۔ ساحلِ مدراس کے انتہائی کنارہ سے لے کر صوبہ سرحد تک
تقریباً ہر صوبہ میں ضلع واری اور ابتدائی سیکڑوں مجالس قائم کی گئیں۔

مسلمانوں کی صفوں میں افتراق و تشتت پیدا کرنے اور مرعوبیت
کے ذریعہ لیگ کو اپنے زیر اثر لانے کی غرض سے کانگریس نے نام نہاد مسلم
مسلم رابطۂ عوام کی جو تحریک شروع کی تھی اُس پر لیگ نے کاری ضرب
لگائی۔ اکثر ذیلی انتخابات میں لیگ نے کامیابی حاصل کی اور ان سب کی
سازش اور فریب کو بے اثر کر دیا جنھوں نے یہ غلط تصور پیدا کرنے کی کوشش
کی تھی کہ لیگ کو مسلم عوام کی تائید نصیب نہیں ہے۔

اجلاس لکھنؤ سے قبل صرف اٹھارہ ماہ کی مدت میں لیگ نے اپنے
ترقی پذیر لائحہ عمل کے ساتھ مسلمانوں کو ایک جماعت کی حیثیت سے

منظم کرنے میں کامیابی حاصل کی اور ان تمام صوبجات کو بھی اپنے زیر اثر
کر لیا جو وقت اور تیاری کے فقدان کے باعث لیگ کے پارلیمانی بورڈ کے
مساعی سے مستفید نہ ہو سکتے تھے۔ نیز اس اجلاس نے مسلمانوں کے ہر فرقہ
اور جماعت میں لیگ کی مقبولیت کی ناقابل تردید شہادت فراہم کر دی۔

یہ مسلم لیگ کی بڑی کامیابی تھی کہ اس کی قیادت اقلیت اور اکثریت
رکھنے والے دونوں صوبوں میں یکساں طور پر تسلیم کی جانے لگی۔ اس کامیابی
کے حصول میں سر محمد اقبال نے بہت ہی نمایاں حصّہ لیا تھا، اگرچہ عوام
اس حقیقت سے ناواقف تھے۔ سکندر جناح معاہدہ کی تکمیل کی نسبت ان
کے اپنے کچھ شبہات ضرور تھے۔ تاہم ان کی خواہش تھی کہ اس معاہدہ کے
مفید نتائج بلا تاخیر منظرِ عام پر آجائیں تاکہ عوام کے غلط شبہات کا ازالہ
ہو سکے۔ مگر افسوس ہے کہ ان کی بے وقت موت نے اس کا موقع نہ دیا
کہ وہ پنجاب کی ہر جہتی ترقی کا عینی مشاہدہ کرتے اور یہ دیکھتے کہ پنجاب
کے تمام مسلمان لیگ کے نظام سے کلیتہً وابستہ ہو چکے ہیں۔

توقع ہے کہ یہ مختصر تاریخی پس منظر ان خطوط کے مطالعہ میں دلچسپی کا
باعث ہوگا۔ اس بات کا بہت افسوس ہے کہ میری جوابی تحریریں دستیاب
نہ ہو سکیں۔ میں اس زمانے میں تنہا کام کرتا تھا اور میرے پاس ان
خطوط کے مسودات محفوظ رکھنے کے لئے کوئی خاص دفتری انتظام نہ تھا مرحوم کے

پس ماندگان کے پاس بھی وہ چیزیں دستیاب نہ ہوسکیں۔

اب اس کے سوا کوئی اور صورت نہیں کہ صرف علامہ کے خطوط شائع کر دیئے جائیں۔ کیونکہ ان کے ساتھ تاریخی اہمیت وابستہ ہوگئی ہے۔ خصوصاً وہ خطوط زیادہ اہم ہیں جو مسلم ہندوستان کے سیاسی مستقبل کی نسبت علامہ مرحوم کے خیالات کی کامل وضاحت کے ساتھ ترجمانی کرتے ہیں۔ میرے اور مرحوم کے خیالات میں کاملاً ہم آہنگی پائی جاتی ہے۔ ہندوستان کے دستوری مسائل کے گہرے مطالعہ کے بعد بھی انجام کار مجھے یہی نتائج اخذ کرنے پڑے اور بالآخر ان ہی خیالات مسلم ہندوستان کے متحدہ عزم کی صورت میں جنم لیا جس کو کُل ہند مسلم لیگ کے اجلاس لاہور منعقدہ ۲۳۔ مارچ ۱۹۴۰ء کی تجویز میں متشکل کیا گیا جو عام طور پر قرارداد پاکستان کے نام سے موسوم ہے۔

لاہور

۲۳۔ مئی ۱۹۳۶ء

نمبر (۱)

مکرمی مسٹر جناح

آپ کے کرمنامہ کا شکریہ جو مجھے ابھی ابھی وصول ہوا۔ یہ معلوم کر کے مسرت ہوئی کہ آپ کا کام آگے بڑھ رہا ہے۔ مجھے یقین کامل ہے کہ پنجاب کی جماعتیں خصوصاً احرار اور اتحادِ ملت تھوڑے سے شور و شغف کے بعد بالآخر آپ کے ساتھ ہو جائیں گی۔ اتحاد ملت کے ایک بہت ہی پرجوش اور سرگرم رُکن نے چند روز قبل مجھ سے یہی خیال ظاہر کیا۔ ظفر علی خاں کی نسبت خود اتحادیوں کو یقین نہیں ہے۔ بہرحال ابھی خاصہ وقت باقی ہے۔ اور ہمیں عنقریب معلوم ہو جائے گا کہ اتحادی امیدواروں کی نسبت رائے دہندگان کا عام رجحان کیا ہے؟

امید ہے کہ آپ بعافیت ہوں گے۔ میں آپ سے ملنے کا منتظر ہوں۔

آپ کا مخلص

محمد اقبال

لاہور

۹. جون سنہ ۱۹۳۶ء نمبر(۲)

مکرمی مسٹر جناح

میں اپنا مسودہ آپ کی خدمت میں بھیج رہا ہوں۔ ایسٹرن ٹائمز کی کل کی اشاعت کا ایک تراشہ بھی اس کے ساتھ منسلک ہے۔ یہ گورداسپور کے ایک ذہین اور سمجھدار وکیل کا خط ہے۔ امید ہے کہ (لیگ پارلیمانی) بورڈ کا مرتب کردہ بیان ہماری اسکیم کے لئے معقول دلائل فراہم کرے گا، نیز اس سے ان تمام اعتراضات کا ازالہ ہو جائے گا، جواب تک اس اسکیم کے خلاف اٹھائے گئے ہیں۔ جہاں تک حکومت اور ہندوؤں کے ساتھ مسلمانوں کا تعلق ہے، اس بیان میں ان کی موجودہ حیثیت کو صاف طور پر واضح کر دینا چاہیئے۔ اس بیان سے ہندوستانی مسلمانوں کو متنبہ ہو جانا چاہئے کہ تاوقتیکہ موجودہ اسکیم قبول نہ کر لی جائے مسلمان وہ سب کچھ کھو دیں گے جو انھوں نے گزشتہ پندرہ سال کے دوران میں حاصل کیا ہے۔ اور اپنی مستحکم بنیاد کو نہ صرف بُری طرح نقصان پہنچائیں گے بلکہ اس کو آپ اپنے ہاتھوں پاش پاش کر دیں گے۔

مکرر۔

اگر زیر بحث بیان اشاعت سے قبل میرے پاس روانہ کیا جائے تو

باعثِ منت ہوگا۔

دوسرا نکتہ جس کی توضیح اس بیان میں ضروری ہے ذیل میں درج کرتا ہوں:۔

۱۔ مرکزی مقننہ کے امیدواروں کے بالواسطہ انتخاب کی وجہ سے ناگزیر ہو گیا ہے کہ صوبہ داری مجالس قانون ساز کے لئے منتخب ہونے والے نمائندے کل ہند مسلم لیگ کے مسلک اور لائحۂ عمل کے پابند رہیں تاکہ مرکزی مقننہ میں صرف وہی مسلمان منتخب ہو سکیں جو ان کے ایسے مخصوص مسائل کی حمایت اور تائید کے پابند ہوں جن کا مرکزی اور مسلمانوں کے اُن امور سے تعلق ہو جو ہندوستان کی دوسری قوم ہونے کی حیثیت سے پیدا ہوتے ہیں۔

فی الحال صوبوں میں جن افراد کے ہاتھوں میں لیگ کے مسلک اور لائحۂ عمل کی باگ ڈور ہے، وہی لوگ مرکزی مقننہ کے لئے بالواسطہ طریقۂ انتخاب کو دستور جدید میں شامل کرانے کے باعث ہوئے ہیں کیونکہ ظاہر ہے کہ یہی طریقہ غیر ملکی حکومت کی اغراض کے لئے مفید ہے اب جبکہ ایک جدید کل ہند طریقۂ انتخابات کی تجویز پیش کر کے ملت اسلامیہ اس ناخوشگوار صورتِ حال (بالواسطہ انتخابات) سے پورا پورا فائدہ اٹھانا چاہتی۔ پھر انہی افراد نے غیر ملکی حکومت کے

ایماء و اشارہ پر ملت کی ان مساعی کو ناکام کرنے کا بیڑا اٹھایا ہے۔ جو
ملی استحکام و بقا کی خاطر اختیار کی گئی ہیں۔

۲۔ واقعہ شہید گنج کی بنا پر پیدا ہونے والے مسائل، وقف، ثقافتی
اور لسانی امور کے علاوہ وہ مسائل جو مساجد اور شریعت اسلامی کو
بحیثیت قانون نافذ کرنے سے متعلق ہوں۔

لاہور
نمبر (۳)
۲۸۔ جون ۱۹۳۶ء

مکرمی مسٹر جناح

ایک یا دو روز قبل سر سکندر حیات لاہور سے روانہ ہو چکے ہیں، میں
سمجھتا ہوں کہ وہ بمبئی میں آپ سے مل کر چند اہم مسائل پر گفتگو کریں گے
دولتانہ کل شام میرے پاس آئے تھے۔ اتحاد پارٹی کے مسلم ارکان
مندرجۂ ذیل اعلان شائع کرنے پر آمادہ ہیں:۔

"یہ کہ ان تمام مسائل میں جو کل ہند اقلیت کی حیثیت سے ملتِ
اسلامیہ کے لئے مخصوص ہیں، وہ لیگ کے فیصلہ کے پابند رہیں گے۔ اور
صوبہ واری مقننہ میں کسی غیر مسلم جماعت سے کسی قسم کا کوئی معاہدہ
نہیں کریں گے۔ بشرطیکہ صوبہ واری لیگ حسب ذیل اعلان کرے۔

"یہ کہ صوبہ واری مقننہ میں لیگ کے ٹکٹ پر منتخب ہونے والے
ارکان، اس جماعت یا پارٹی سے اشتراکِ عمل کریں گے جو سب سے
زیادہ مسلم ارکان پر مشتمل ہو۔"

براہِ کرم فرصت میں اس تجویز کے بارے میں آپ اپنی رائے سے
مطلع فرمائیں۔ نیز سر سکندر کے ساتھ آپ کی گفتگو کے نتیجہ سے ایما فرمائیے۔ اگر
آپ ان کو قائل کرنے میں کامیاب ہو جائیں تو ممکن ہے کہ وہ ہم سے آملیں۔
امید ہے کہ آپ بعافیت ہوں گے۔

آپ کا مخلص
محمد اقبال

میو روڈ لاہور۔
نمبر (۴)
۱۳۔ اگست ۱۹۳۶ء

مکرمی مسٹر جناح

امید ہے کہ میرا خط آپ کو بروقت مل گیا ہوگا۔
پنجاب پارلیمانی بورڈ اور اتحاد پارٹی کے مابین کچھ گفتگو مصالحت
ہو رہی ہے۔ اس مفاہمت کے بارہ میں چاہتا ہوں کہ آپ اپنی رائے سے
مطلع فرمائیں اور یہ کہ اس سلسلہ میں آپ شرائط تجویز کریں۔ اخبارات کے ذریعہ

مجھے معلوم ہوا ہے کہ بنگال پرجا پارٹی اور بنگال پارلیمانی بورڈ کے درمیان آپ نے سمجھوتہ کرا دیا ہے۔ میں اس مصالحت کے شرائط معلوم کرنا چاہتا ہوں۔ چونکہ پرجا پارٹی اتحاد پارٹی کی طرح غیر فرقہ واری ہے، اس لئے ممکن ہے کہ بنگال کی شرائط صلح پنجاب میں بھی کارآمد ثابت ہوں۔

امید کہ آپ بخیریت ہوں گے۔

آپ کا مخلص

محمد اقبال

لاہور

۲۰ مارچ ۱۹۳۷ء — نمبر (۵)

مکرمی مسٹر جناح

غالباً آپ نے پنڈت جواہر لال نہرو کا وہ خطبہ پڑھا ہوگا جو انھوں نے آل انڈیا نیشنل کنونشن میں دیا تھا، اور جہاں تک ہندوستانی مسلمانوں کا تعلق ہے۔ آپ نے اس مسلک کا پوری طرح اندازہ فرمایا ہوگا جو اس خطبہ میں مضمر ہے۔ مجھے یقین ہے کہ آپ اس حقیقت سے آگاہ ہوں گے کہ دستور جدید نے کم سے کم ہندوستانی مسلمانوں کے لئے اس امر کا ایک نادر موقع فراہم کیا ہے کہ ہندوستان اور مسلم ایشیا میں آئندہ سیاسی ترقیوں

کے پیش نظر ہندوستان کے مسلمان اپنی تنظیم کر لیں۔ جبکہ ہم ملک کی دیگر ترقی پذیر جماعتوں کے ساتھ اتحاد عمل پر آمادہ ہیں، ہمیں یہ حقیقت فراموش نہ کرنی چاہیئے کہ ایشیا میں اخلاقی اور سیاسی قوت کی صورت میں اسلام کا مستقبل زیادہ تر ہندوستانی مسلمانوں کی مکمل تنظیم پر منحصر ہے۔ اس لئے میری تجویز ہے کہ آل انڈیا نیشنل کنونشن کو ایک مؤثر جواب دینا چاہیئے۔ آپ کو چاہیئے کہ دہلی میں آل انڈیا مسلم کنونشن، کا ایک اجلاس فوراً منعقد کریں اور اس میں جدید صوبہ واری مجالس مقننہ کے ارکان اور دوسرے ممتاز مسلم قائدین کو دعوت دیں۔ اس کنونشن میں ممکنہ قوت کے ساتھ ایک ممتاز سیاسی وحدت کی حیثیت سے ہندوستانی مسلمانوں کے سیاسی نصب العین کو دوبارہ بیان کیا جائے۔ ہندوستان کی اندرونی اور بیرونی دنیا پر یہ امر واضح کر دینا نہایت ضروری ہے کہ معاشی مسئلہ ہی ملک کا تنہا مسئلہ نہیں ہے۔ اسلامی نقطۂ نظر سے ہندوستان اکثر و بیشتر مسلمانوں کے لئے ثقافتی مسئلہ اہم نتائج کا حامل ہے۔ بہرحال معاشی مسئلہ کے مقابلہ میں اس کو کچھ کم اہمیت حاصل نہیں ہے۔ اگر کنونشن منعقد کی جائے تو آپ مقننہ کے اُن مسلم ارکان کی دیانت و وفاداری کا امتحان کر سکیں گے جنھوں نے ہندوستانی مسلمانوں کے مقاصد اور آرزوؤں کے خلاف جماعت بندی کی ہے۔ نیز ہندوؤں پر یہ حقیقت اور زیادہ واضح ہو جائیگی کہ کوئی سیاسی تدبیر خواہ وہ کتنی ہی مستحکم کیوں نہ ہو، ہندوستانی مسلمانوں کو اس بات پر آمادہ نہیں

کرسکتی کہ وہ اپنی ثقافتی وحدت کو نظرانداز کریں۔

میں چند روز میں دہلی آ رہا ہوں۔ امید ہے کہ اس اہم مسئلہ پر وہاں آپ سے گفتگو ہوگی۔ میرا قیام افغانی سفیر کے ہاں ہوگا۔ اگر آپ تھوڑا سا وقت نکال لیں تو وہاں ہماری ملاقات ہوسکتی ہے۔

براہِ کرم بعجلت ممکنہ اس خط کا جواب دیجئے۔

مکرر۔ معاف فرمایئے کہ اپنی بصارت کی خرابی کے باعث یہ خط میں نے ایک دوست سے لکھوایا ہے۔

آپ کا مخلص

محمد اقبال

لاہور

۲۲-اپریل ۱۹۳۷ء — نمبر (۶)

مکرمی مسٹر جناح

مجھے معلوم نہیں کہ دو ہفتہ قبل جو خط میں نے لکھا تھا وہ آپ کو ملا یا نہیں یہ خط دہلی کے پتہ پر روانہ کیا گیا تھا۔ بعدازاں جب میں دہلی پہنچا تو معلوم ہوا کہ آپ وہاں سے پہلے ہی روانہ ہوچکے ہیں۔ میں نے اس خط میں تجویز پیش کی تھی کہ بمقام دہلی آل انڈیا مسلم کنونشن کا اجلاس فوراً منعقد کرکے پھر ایک دفعہ

حکومت اور ہندوؤں کے بارے میں ہندوستانی مسلمانوں کے مسلک کا ہم کو اعلان کرنا چاہیئے۔

چونکہ صورت حال نازک ہوتی جارہی ہے اور پنجاب میں مسلم رجحانات سرعت کے ساتھ کانگریس کی حمایت میں تبدیل ہو رہے ہیں جس کی وجوہ کی تفصیل غیر ضروری ہے۔ میں آپ سے ملتمس ہوں کہ غور و خوض کے بعد ممکنہ عجلت کے ساتھ اس معاملہ کی یکسوئی فرمائیں۔ کل ہند مسلم لیگ کا اجلاس اگست تک کے لئے ملتوی ہوچکا ہے اور موجودہ حالات اس امر کے مقتضی ہیں کہ مسلمانوں کے مسلک کا جلد از جلد دوبارہ اعلان کیا جائے۔ اگر مجوزہ اجتماع سے قبل ممتاز مسلم قائدین دورہ کریں تو اس کے کامیاب ثابت ہونے کا یقین ہے براہِ کرم اس کا ایک دوحرفی جواب جلد عطا فرمایا جائے۔

آپ کا مخلص

محمد اقبال بار-ایٹ-لا

لاہور

۲۸-مئی ۱۹۳۷ء — نمبر (۷)

مکرمی مسٹر جناح

آپ کے کرمنامہ کا شکریہ جو مجھے بروقت وصول ہوا۔ یہ معلوم کرکے

مسرت ہوئی کہ مسلم لیگ کے دستور اور لائحۂ عمل میں تبدیلیوں کی نسبت میں
نے جو کچھ تحریر کیا ہے وہ آپ کے پیش نظر ہے۔ مجھے اس میں ذرا بھی شبہ
نہیں ہے کہ جہاں تک مسلم ہندوستان کا تعلق ہے حالات کی نزاکت کا آپ کو
کامل احساس ہے۔ مسلم لیگ کو بالآخر یہ طے کرنا ہوگا کہ آیا وہ ہندوستانی
مسلمانوں کے اعلیٰ طبقہ کا نمائندہ ادارہ باقی رہے گی یا مسلم عوام کا
جنھوں نے معقول وجوہ کی بناء پر اب تک اس میں کسی دلچسپی کا اظہار نہیں
کیا ہے! ایسا سیاسی ادارہ جو متوسط طبقہ کے مسلمانوں کی قسمتوں کو
سنوارنے کا ذمہ نہ لے۔ تو میرا شخصی ایقان ہے کہ وہ مسلم عوام کے
لئے جاذب توجہ نہیں ہو سکتا۔

دستور جدید کے تحت بڑے بڑے عہدے اعلیٰ طبقہ کے افراد کو
اور چھوٹی چھوٹی ملازمتیں وزراء کے احباب اور اعزہ کو ملیں گی۔ دوسرے
امور میں بھی ہمارے سیاسی اداروں نے عام مسلمانوں کی فلاح و بہبود کا
خیال تک نہیں کیا۔ روٹی کا مسئلہ روز بروز نازک ہوتا جا رہا ہے مسلمانوں
نے محسوس کرنا شروع کیا ہے کہ گذشتہ دو سال سے وہ انحطاط پذیر
ہیں۔ ویسے تو انھیں یقین ہے کہ ان کی غربت ہندو سرمایہ داری کا
نتیجہ ہے۔ مگر یہ ادراک کہ غیر ملکی حکومت بھی اس میں برابر کی شریک ہے
اُن کے ذہن میں پوری طرح پیدا نہیں ہوا۔ لیکن آئندہ اس خیال کا پیدا ہونا

ناگزیر ہے۔ جواہر لال کی ملحدانہ اشتراکیت کی طرف مسلمانوں کے مائل ہونے کا
کوئی امکان نہیں ہے۔ اس لئے اب سوال صرف یہ ہے کہ مسلمانوں کی
غربت کے مسئلہ کا حل کیسے ممکن ہے۔ لیگ کے سارے مستقبل کا دار و مدار
ان مساعی پر ہے جو اس مسئلہ کو حل کرنے میں وہ اختیار کرے گی۔ اگر لیگ
اس قسم کی کوئی ذمہ داری قبول نہیں کرتی ہے تو یقین ہے کہ مسلم عوام پہلے کی
طرح اس سے بے تعلق رہیں گے۔ خوش قسمتی سے اسلامی قانون کے نفاذ اور
جدید تصورات کی روشنی میں اس کو وسیع تر کرنے میں اس مسئلہ کا حل نکل آتا ہے
اسلامی قانون کے طویل اور گہرے مطالعہ کے بعد میں نے یہ نتیجہ اخذ کیا ہے
کہ اگر اس نظام قانون کو اچھی طرح سمجھ کر عملی جامہ پہنایا جائے تو کم از کم
ہر فرد کے معاشی حقوق کا تحفظ ہو سکتا ہے۔ لیکن اس ملک میں شریعت اسلامی کا
نفاذ اور اس کی توسیع ایک آزاد مسلم مملکت یا چند مملکتوں کے بغیر ناممکن ہے
کئی سال سے یہ میرا ایقان رہا ہے اور اب بھی ہے کہ مسلمانوں کے معاشی
مسئلہ کے حل اور پُر امن ہندوستان کے حصول کا یہی واحد طریقہ ہو سکتا ہے
اگر ہندوستان میں یہ ممکن نہیں ہے تو دوسری صورت صرف خانہ جنگی
کی ہے۔ جو فی الحقیقت ہندو مسلم فساد کی صورت میں کچھ عرصہ سے جاری
ہے۔ مجھے اندیشہ ہے کہ ملک کے بعض حصوں مثلاً شمال مغربی سرحدی
صوبہ میں فلسطین کے حالات کا اعادہ ہو جائے۔ ہندو سیاست میں جواہر لال کی

اشتراکیت کا شمول بھی شاید خود ہندوؤں میں خونریزی کا موجب ثابت ہو
اشتراکی جمہوریت اور برہمنیت کے مابین جو امر تنقیح طلب ہے۔ وہ اس امر
سے کچھ زیادہ مختلف نہیں ہے جو کبھی برہمنیت اور بدھ مت کے درمیان
پیدا ہو گیا تھا۔ میں کہہ نہیں سکتا کہ ہندوستان میں اشتراکیت کا وہی انجام
ہوگا جو بدھ مت کا ہوا تھا۔ لیکن اتنا تو بالکل واضح ہے کہ اگر ہندو مت
نے اشتراکی جمہوریت قبول کر لی تھی تو پھر وہ ہندو مت باقی نہیں رہے گا۔ جہاں
تک اسلام کا تعلق ہے۔ اگر وہ اشتراکی جمہوریت کو اپنے قانونی اصول کے
مطابق اشتراکیت کی بعض موزوں و مناسب شکلوں کو قبول کرے تو کوئی انقلاب
نہیں، بلکہ اصل اور خالص اسلام کی طرف رجوع کرنے کے مترادف ہوگا۔ یہی
وجہ ہے کہ جدید مسائل کا حل ہندوؤں کے مقابلہ میں مسلمانوں کے لئے آسان
تر ہے۔ لیکن جیسا کہ میں نے اوپر ظاہر کیا ہے۔ مسلم ہندوستان کے لئے ان
مسائل کے حل کو ممکن بنانے کی خاطر ملک کی دوبارہ تقسیم کے ذریعہ بڑی مسلم اکثریت
کے واسطے ایک یا زیادہ مسلم مملکتوں کی فراہمی ضروری ہے۔ کیا آپ نہیں سمجھتے
کہ ایسی قسم کے مطالبہ کا وقت آ گیا ہے۔ جواہر لال کی ملحدانہ اشتراکیت کا شاید
یہی بہترین جواب ہے جو آپ اس کو دے سکتے ہیں۔

بہرحال میں نے اس توقع سے اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے کہ
یا تو اپنے خطبہ میں یا لیگ کے آئندہ اجلاس کے مباحث میں آپ ان پر

سنجیدگی کے ساتھ غور فرمائیں گے۔ مسلم ہندوستان کی توقع ہے کہ ایسے
نازک موقعہ پر آپ کی دانشمندی موجودہ مشکلات سے نجات کی کوئی راہ پیدا کرے گی

مکرر۔ میرا قصد تھا کہ اس خط کے اصلی موضوع کی نسبت جرائد میں آپ
کے نام ایک مفصل اور کھلی چٹھی شائع کراؤں۔ لیکن مزید غور کے بعد میں نے
محسوس کیا کہ یہ موقع ایسی کارروائی کے لئے موزوں نہیں ہے۔

آپ کا مخلص

محمد اقبال

لاہور
۱۱ جون ۱۹۳۷ء

نمبر (۸)

مکرمی مسٹر جناح

گرامی نامہ کا شکریہ جو مجھے کل ہمدست ہوا۔ میں جانتا ہوں کہ آپ کی
مصروفیات بہت ہیں تاہم مجھے قوی امید ہے کہ اس کثرت کے ساتھ
میری مراسلت کا آپ کوئی خیال نہیں فرمائیں گے، کیونکہ ہندوستان میں
بحیثیت مسلم آپ ہی کی واحد ہستی ہے جس سے ملت کو یہ توقع وابستہ کرنے
کا حق ہے کہ شمال مغربی یا شاید پورے ہندوستان پر جو سیلاب آ رہا ہے
اس میں ملت کی صحیح رہنمائی فرمائیں گے۔ میں آپ سے عرض کرتا ہوں کہ ہم اس وقت

فی الحقیقت ایک ایسی خانہ جنگی کی حالت میں بسر کر رہے ہیں جو بہ چشم زدن میں ہمہ گیر نوعیت اختیار کر لیتی۔ اگر اس کی موقتی روک تھام کے لئے کوتوالی اور فوج کا انتظام نہ ہوتا۔ گزشتہ چند ماہ کے دوران میں ہندو مسلم فسادات کا ایک سلسلہ جاری رہا۔ صرف شمالی مغربی ہند میں گزشتہ تین ماہ کی مدت میں تین فرقہ وارانہ فساد اور سکھوں اور ہندوؤں کی طرف سے رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کی۔ کم و بیش چار وارداتیں وقوع پذیر ہوئیں۔ میں نے صورتِ حال کا غائر مطالعہ کیا ہے۔ اور یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ ان واقعات کے وجوہ نہ تو مذہبی ہیں اور نہ اقتصادی، بلکہ ان کی خالص سیاسی بنیاد ہے۔ یعنی اس سے پتہ چلتا ہے کہ سکھ اور ہندو مسلم اکثریت ہی کے صوبوں میں مسلمانوں کی تخویف پر آمادہ ہیں۔ دستور جدید کی تشکیل ہی اس طرح عمل میں آئی ہے کہ مسلم اکثریت رکھنے والے صوبوں میں مسلمان تمام و کمال غیر مسلموں کے دست نگر رہیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ مسلم وزارت کا معقول انسدادی کارروائی اختیار کرنا تو کجا وہ مسلمانوں کے ساتھ ناانصافی پر مجبور ہو جاتی ہے، کچھ تو ان افراد کو خوش رکھنے کے لئے جن پر وزارت کی بقا کا انحصار ہے اور کچھ یہ ظاہر کرنے کی غرض سے کہ وہ اپنے عمل میں قطعاً غیر جانبدار ہے۔ ان امور کی بناء پر صاف ظاہر ہے کہ دستور جدید کو مسترد کرنے میں ہمارے پاس معقول وجوہ ہیں۔ مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہندوؤں کو راضی رکھنے کی نیت سے

دستور جدید کی ترتیب عمل میں آئی ہے، ہندو اکثریت کے صوبوں میں چونکہ ہندوؤں کی بڑی اکثریت ہے۔ اس لئے وہ مسلمانوں کو نظر انداز کر سکتے ہیں مسلم اکثریت کے صوبوں میں مسلمانوں کو کاملاً ہندوؤں کا محتاج کر دیا گیا ہے میں بلا شبہ کہہ سکتا ہوں کہ یہ دستور ہندوستانی مسلمانوں کے لئے بے انتہا مضرت رساں ہے۔ اس سے قطع نظر مسلمانوں کے معاشی مسئلہ کا جس نے ایک نہایت نازک صورت اختیار کر لی ہے۔ اس دستور میں کوئی حل فراہم نہیں کیا گیا ہے۔

فرقہ وارانہ حل میں مسلمانوں کو صرف ایک ہی چیز عطا کی گئی ہے اور وہ ہندوستان میں ان کے سیاسی وجود کا اعتراف ہے۔ لیکن ایسے اعتراف کی ان لوگوں کے لئے کوئی اہمیت نہیں ہو سکتی۔ جن کی غربت اور افلاس کے مسائل کو حل کرنے میں یہ دستور کوئی مدد بہم نہیں پہنچاتا یا نہیں پہنچا سکتا۔ صدر کانگریس نے مسلمانوں کے سیاسی وجود سے صریحاً انکار کر دیا ہے۔ ہندوؤں کا دوسرا ادارہ یعنی ہندو مہاسبھا نے جس کو میں ہندو عوام کی حقیقی نمائندہ تنظیم سمجھتا ہوں ایک سے زائد مرتبہ اعلان کیا ہے کہ ہندوستان میں ہندو مسلم متحدہ قومیت کا قیام ناممکن ہے۔ ان حالات کے تحت یہ ظاہر ہے کہ ہندوستان میں قیام امن کی واحد راہ یہی ہے کہ نسلی، مذہبی

اور لسانی مماثلت کے لحاظ سے اس کی دوبارہ تقسیم عمل میں آئے۔ بہت سے برطانوی مدبرین بھی اس کے قائل ہیں۔ اور یقین ہے کہ دستورِ جدید کی اس ہلچل میں فرقہ وارانہ فسادات جو بڑی سرعت کے ساتھ رونما ہو رہے ہیں۔ ملک کی اصل صورتِ حال کا مشاہدہ کرنے کے لئے ان کی آنکھیں کھول دیں گے۔ مجھے یاد ہے کہ انگلستان سے مراجعت کے قبل لارڈ لوتھیان نے مجھ سے کہا تھا کہ میری اسکیم ہی ہندوستان کے درد کا واحد درمان ہے۔ لیکن اس کے روبہ عمل آنے میں پچیس سال درکار ہوں گے۔ پنجاب کے بعض مسلمان پہلے ہی سے شمال مغربی ہندوستانی مسلم کانفرنس کے انعقاد کی تجویز پیش کر رہے ہیں اور اس خیال کو تیزی کے ساتھ مقبولیت حاصل ہوتی جا رہی ہے۔ تاہم میں آپ سے متفق ہوں کہ ہماری قوم ہنوز منظم اور تربیت یافتہ نہیں ہے۔ اور اس قسم کے کانفرنس کے انعقاد کا موزوں وقت نہیں آیا۔ لیکن میری رائے میں اس کی بڑی ضرورت ہے کہ آپ اپنے خطبہ میں کم از کم وہ راہِ عمل متعین کر دیں جسے سرحد کے مسلمان بالآخر اختیار کرنے پر مجبور ہوں۔

میرے خیال میں واحد وفاقی ہندوستان کا تصور جو دستورِ جدید میں پیش کیا گیا ہے۔ بالکل مایوس کن ہے۔ اوپر بیان کی ہوئی میری

تجاویز کے مطابق مسلم صوبوں کا جداگانہ مرتمہ وفاق ہی وہ واحد صورت ہے جس کے ذریعہ ہم پُرامن ہندوستان حاصل کر سکتے ہیں اور غیر مسلموں کے تسلط سے مسلمانوں کو محفوظ رکھ سکتے ہیں۔ اندرون اور بیرونِ ہند کی دیگر اقوام کی طرح سرحد اور بنگال کے مسلمانوں کو ایسی اقوام کیوں نہ قرار دیا جائے جو حقِ خود ارادیت کے مستحق ہوں؟

میری ذاتی رائے ہے کہ سرحد اور بنگال کے مسلمان فی الحال مسلم اقلیت کے صوبوں کو نظر انداز کر دیں۔ یہ صورت اگر اختیار کی جائے تو مسلم اقلیت اور اکثریت والے دونوں صوبوں کے حق میں مفید ثابت ہوگی۔ اس لئے بہتر ہوگا کہ لیگ کا آئندہ اجلاس پنجاب میں منعقد کیا جائے نہ کہ کسی مسلم اقلیت والے صوبہ میں۔ لاہور میں اگست کا مہینہ ناخوشگوار ہوتا ہے۔ اکتوبر کے وسط میں جبکہ لاہور کا موسم بہت ہی اچھا ہوتا ہے۔ آئندہ اجلاس کو لاہور میں منعقد کرنے کی مصلحت آپ سنجیدگی سے غور فرمائیں۔ کل ہند مسلم لیگ کے بارے میں اہلِ پنجاب کی دلچسپی تیزی کے ساتھ بڑھ رہی ہے اور اگر آئندہ اجلاس لاہور میں منعقد ہو تو پنجاب کے مسلمانوں کے سیاسی شعور میں وہ تازہ روح پیدا ہو جائے گی۔

آپ کا مخلص

محمد اقبال

لاہور

۱۱- اگست ۱۹۳۷ء — نمبر (۹)

مکرمی مسٹر جناح

واقعات نے واضح کر دیا ہے کہ لیگ اب اپنی مساعی کو صوبہ سرحد کے مسلمانوں پر مرکوز کر دے۔ لیگ دفتر دہلی سے مولوی غلام رسول کو اطلاع ملی ہے کہ مسلم لیگ کے اجلاس کی تواریخ کا ہنوز تعین نہیں ہوا ہے۔ اگر ایسا ہے تو مجھے اندیشہ ہے کہ اگست اور ستمبر میں اجلاس کا انعقاد ناممکن ہے اس لئے میں بہ ادب آپ سے استدعا کرتا ہوں کہ اکتوبر کے وسط یا اواخر میں لیگ کا اجلاس لاہور میں منعقد کیا جائے۔ لیگ کے بارے میں اہل پنجاب کا جوش وخروش سرعت کے ساتھ ترقی پذیر ہے۔ اگر اجلاس لاہور میں منعقد ہو تو بلاشبہ لیگ کی تاریخ میں ایک انقلابی نقطہ اور رابطۂ عوام کی طرف ایک اہم اقدام ہو گا۔ براہِ کرم دو حرفی جواب سے ممنون فرمایئے۔

آپ کا مخلص

محمد اقبال

لاہور

۲۷- اکتوبر ۱۹۳۷ء — نمبر (۱۰)

مکرمی مسٹر جناح

امید ہے کہ پنجاب کی ایک بڑی جماعت لیگ کے اجلاس لکھنؤ میں شرکت کرے گی۔ سر سکندر کی زیر قیادت اتحاد ملت کے مسلم ارکان بھی اجلاس میں شرکت کی تیاریاں کر رہے ہیں۔ ہم اس وقت مصائب میں گھرے ہوئے ہیں۔ اور ہندوستانی مسلمانوں کو توقع ہے کہ آپ اپنے خطبہ میں ملت کے مستقبل سے متعلق تمام امور میں پوری پوری رہنمائی فرمائیں گے۔ میری تجویز ہے کہ لیگ ایک قرارداد کے ذریعہ فرقہ وارانہ حل کی نسبت اپنی پالیسی کا پہلی مرتبہ یا دوبارہ اعلان کرے۔ میں نے سنا ہے کہ پنجاب اور سندھ کے بھی بعض گمراہ مسلمان ہندوؤں کے مفاد کے مطابق اس پالیسی میں تبدیلی کرنا چاہتے ہیں اس قسم کے لوگ حماقت سے یہ سمجھتے ہیں کہ ہندوؤں کو خوش کر کے وہ اپنی طاقت کو برقرار رکھ سکتے ہیں۔ میری اپنی رائے ہے کہ چونکہ برطانوی حکومت ہندوؤں کو نوازنا چاہتی ہے۔ اور ہندو اس اسکیم کے معطل کرنے والوں کا خیر مقدم کرتے ہیں اسلئے

برطانوی حکومت اپنے مسلم کارندوں کی وساطت سے اس کو معطل کرنے میں کوشاں ہے۔

لیگ کی مجلس مشاورت کی خالی نشستوں کو پُر کرنے کے لئے میں اٹھائیس اشخاص کی ایک فہرست مرتب کروں گا۔ مولوی غلام رسول یہ فہرست آپ کو دکھائیں گے۔ میں یقین دلاتا ہوں کہ اس انتخاب میں بڑی احتیاط برتی جائے گی۔ ہمارے آدمی ۱۳ کو لاہور سے روانہ ہوجائیں گے۔

فلسطین کے حالات مسلمانوں کے قلوب کو بہت زیادہ بے چین کئے ہوئے ہیں۔ لیگ کے اغراض کے لئے عوام سے رابطہ پیدا کرنے کا یہ بہت اچھا موقعہ ہے۔ مجھے یقین ہے کہ اس مسئلہ پر لیگ ایک مؤثر قرارداد منظور کرے گی۔ اور اس کے علاوہ ذیلی کانفرنس منعقد کرکے کوئی ایسی معین تجویز پیش کرے گی جس کو بروئے کار لانے میں عوام بہ تعداد کثیر شریک ہوسکیں گے۔ یہ تجویز بہت جلد لیگ کو ہر دلعزیز بنادے گی۔ اور فلسطین کے عرب کی اعانت کا باعث بھی بنے گی۔ ایسے معاملات کی خاطر جو اسلام اور ہندوستان دونوں پر اثر انداز ہوں۔ جیل جانے میں بھی میرے نزدیک کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ مشرق کے عین باب الداخلہ پر

مغربی محاذ کی تعمیر دونوں کے لئے خطرہ کا موجب ہے۔

میری بہترین تمنائیں آپ کے ساتھ ہیں۔

آپ کا مخلص

محمد اقبال

مکرر۔ لیگ اس کا بھی فیصلہ کرے کہ فرقہ وارانہ حل کے بارے میں کوئی صوبہ کسی فرقہ کے ساتھ کسی قسم کا سمجھوتہ نہ کرے۔ یہ ایک کل ہند مسئلہ ہے۔ اور لیگ ہی اس کو طے کرسکتی ہے۔ شاید آپ ایک قدم اور آگے بڑھ کر یہ فرمائیں کہ موجودہ فضا کسی فرقہ وارانہ سمجھوتہ کے لئے سازگار نہیں ہے۔

لاہور

۳۰۔ اکتوبر ۱۹۳۷ء

نمبر (۱۱)

مکرمی مسٹر جناح

آل انڈیا کانگرس کمیٹی کی منظورہ قرارداد غالباً آپ کی نظر سے گزری ہوگی۔ آپ کے بروقت اقدام نے صورتِ حال کو بچالیا۔ اور اب ہم سب کو کانگرس کی قرارداد کی نسبت آپ کے تاثرات کا انتظار ہے۔ ٹریبیون (لاہور) نے اس پر پہلے ہی تنقید

کی ہے۔ اور مجھے یقین ہے کہ ہندو رائے بھی اس کے خلاف ہوگی
جہاں تک مسلمانوں کا تعلق ہے۔ یہ قرارداد کہیں خواب آور دوا کا
سا اثر نہ کرے۔ تنظیم کا کام ہم کو پہلے سے زیادہ قوت و جانفشانی
کے ساتھ انجام دینا چاہئے۔ اور جب تک پانچ صوبوں میں مسلم حکومتیں
قائم اور بلوچستان میں اصلاحات نافذ نہ ہو جائیں ہمیں دم نہ لینا چاہیے۔

یہاں افواہ یہ ہے کہ اتحاد پارٹی کے چند ارکان لیگ کے مسلک
کے ساتھ وابستہ ہونے پر رضامند نہیں ہیں۔ اب تک تو سر سکندر اور
اُن کی جماعت نے بھی اس پر دستخط نہیں کئے ہیں۔ اور مجھے آج ہی صبح
معلوم ہوا ہے کہ وہ لیگ کے آئندہ اجلاس کا انتظار کریں گے جیسا کہ
اُن ہی میں کے ایک شخص نے مجھ سے بیان کیا۔ اس سے ان کا مقصد
یہ ہے کہ صوبہ واری لیگ کے کام کو سست کر دیا جائے۔ بہرحال چند
روز کے اندر اندر یہاں کے تمام حالات سے آگاہ کر کے طریقۂ عمل کی
بابت میں آپ کی رائے دریافت کروں گا۔ مجھے امید ہے کہ اجلاس لاہور
سے قبل تقریباً دو ہفتوں تک آپ پنجاب کا دورہ کر سکیں گے۔

آپ کا مخلص
محمد اقبال

نمبر (۱۲)

لاہور
یکم نومبر ۱۹۳۷ء

مکرمی مسٹر جناح

اپنی جماعت کے چند ارکان کے ساتھ سر سکندر حیات خاں نے
کل مجھ سے ملاقات کی اور لیگ اور اتحاد پارٹی کے مابین اختلافات پر
ہم نے طویل گفتگو کی۔ دونوں جماعتوں کی جانب سے مقامی جرائد
میں بیانات شائع ہوئے ہیں۔ جن میں ہر جماعت نے سکندر، جناح
معاہدہ کی نسبت اپنی، اپنی تعبیرات درج کی ہیں۔ اس میں سے بہت سی
غلط فہمیاں پیدا ہوئی ہیں۔ جیسا کہ قبل ازیں میں نے تحریر کیا تھا
چند روز میں یہ بیانات میں آپ کی خدمت میں روانہ کر دوں گا۔ اس
وقت آپ سے میری التجا یہ ہے کہ آپ براہِ کرم بعجلت ممکنہ سر سکندر
کے معاہدہ کی نقل میرے پاس روانہ کریں جو میں نے سُنا ہے کہ
آپ کے پاس محفوظ ہے۔ اس کے علاوہ میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ
کیا آپ نے اس پر رضامندی کا اظہار کیا ہے کہ صوبہ واری پارلیمانی
بورڈ، اتحاد پارٹی کے زیر اثر رہے۔ سر سکندر نے مجھ سے بیان کیا ہے کہ
آپ نے اس خصوص میں رضامندی ظاہر کی ہے اور اس لئے اُن کا

مطالبہ یہ ہے کہ بورڈ میں اتحاد پارٹی کی اکثریت ہو۔ جہاں تک مجھے علم ہے سکندر، جناح معاہدہ میں یہ شرط مذکور نہیں ہے۔

براہِ کرم ممکنہ عجلت کے ساتھ اس خط کا جواب دیجئے۔ ہمارے آدمی صوبہ کا دورہ کر کے مختلف مقامات میں لیگ کی شاخیں قائم کر رہے ہیں۔ گزشتہ شب لاہور میں ہمارا بہت کامیاب جلسہ ہوا۔ اس کے بعد اور جلسے بھی منعقد ہوں گے۔

آپ کا مخلص

محمد اقبال

لاہور

۱۰۔ نومبر ۱۹۳۷ء   نمبر (۱۳)

مکرمی مسٹر جناح

سر سکندر اور ان کے احباب سے متعدد دفعہ گفتگو کے بعد اب میں نے قطعی رائے قائم کر لی ہے کہ سر سکندر اس سے کم کچھ نہیں چاہتے کہ لیگ اور صوبہ داری پارلیمانی بورڈ کاملاً اُن کے زیر اقتدار رہیں۔ ان کے ساتھ آپ کے معاہدہ میں یہ مذکور ہے کہ پارلیمانی بورڈ کی

دوبارہ تشکیل ہو گی اور اس میں اتحاد پارٹی کی اکثریت رہے گی۔ سر سکندر مجھ سے کہتے ہیں کہ بورڈ میں ان کی اکثریت پر آپ رضا مند ہو گئے تھے۔ کچھ عرصہ قبل میں نے اس خصوص میں آپ سے استفسار کیا تھا۔ لیکن اب تک آپ نے کوئی جواب نہیں دیا۔ شخصی طور پر میں اُن کی خواہش کے مطابق اکثریت دینے میں کوئی حرج نہیں سمجھتا لیکن لیگ کے عہدہ داروں میں تغیر و تبدل کا مطالبہ کر کے وہ معاہدہ کے حدود سے آگے نکل رہے ہیں، خصوصاً معتمد کی تبدیلی کا مطالبہ کر کے جس نے لیگ کے لئے بہت کچھ کام کیا ہے۔ اُن کی یہ بھی خواہش ہے کہ لیگ کا مالیہ اُن کے آدمیوں کے قبضہ و اختیار میں دیدیا جائے ان سارے مطالبات کا میرے نزدیک مطلب یہ ہے کہ لیگ پر قبضہ کر کے اُس کا خاتمہ کر دیا جائے۔ صوبہ کی رائے عامہ کا علم ہونے کے بعد میں نے لیگ کو سر سکندر اور ان کے احباب کے تفویض کرنے کی ذمہ داری نہیں لی ہے۔ سکندر، جناح معاہدہ نے پہلے ہی اس صوبہ میں لیگ کے وقار کو مجروح کر دیا ہے اور اب اتحاد پارٹی کی ان چالوں سے شاید اس کو مزید صدمہ پہنچے۔ اس پارٹی نے اب تک لیگ کے مسلک سے اپنی وابستگی کا اظہار نہیں کیا ہے اور نہ کرنا چاہتے ہیں۔ ان کی خواہش ہے کہ لیگ کا اجلاس لاہور میں فروری کے بجائے

اپریل میں منعقد ہو۔ میرا خیال یہ ہے کہ صوبہ میں زمیندارہ لیگ کو عملاً قائم کرنے کے لئے وہ مہلت حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ شاید آپ واقف ہوں گے کہ لکھنؤ سے واپسی کے بعد، سر سکندر نے زمیندارہ لیگ کی داغ بیل ڈالی تھی اور اب اس کی شاخیں صوبہ میں قائم کی جا رہی ہیں ان حالات میں براہِ کرم مطلع فرمایا جائے کہ اب ہم کو کیا کرنا چاہئے۔ ممکن ہو تو اپنی رائے سے بذریعہ تار ایما فرمایا جائے ورنہ بہت جلد مفصل جواب روانہ کیجئے۔

آپ کا مخلص

محمد اقبال